سوال

میری بیوی مجھ سے ناراض ہوکراپنے ماں باپ کے گھر چلی گئی تھی اور مجھ سے بات چیت کرنا بھی مکمل طور پر ختم کردی تھی۔ میں نے اسے ڈرانے کےلئے یہ جملہ بولا ''تم فارغ ہومیری طرف سے''، کیا اس سے طلاق ہوجائے گی؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جن لفظوں کے ساتھ بیوی کو طلاق دی جاسکتی ہے وہ دو طرح کے ہیں:

1. صریح لفظ: جو طلاق کے معنی میں بالکل واضح ہو، جس کا طلاق کے علاوہ کوئی اور مطلب نہیں ہو سکتا۔

2. کنایہ: اس سے مراد ایسا لفظ ہے جو طلاق دینے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور طلاق کے علاوہ کسی اور معنی کو ادا کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

انسان بیوی کو طلاق دینے کے لیے بعض اوقات بالکل واضح لفظ استعمال کرتا ہے اور بعض اوقات ایسا لفظ استعمال کرتا ہے جو طلاق کا معنی بھی دیتا ہے اور اس لفظ کا مطلب طلاق کے علاوہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔

آپ نے اپنی بیوی کو جو یہ جملہ ''تم فارغ ہو میری طرف سے'' بولا ہے، یہ کنایہ ہے۔ طلاق کے معنی میں بالکل واضح نہیں ہے۔ اس لیے اس جملے کو بولتے وقت آپ کی نیت کا اعتبار ہوگا، آپ بیان کررہے ہیں کہ آپ نے محض ڈرانے کے لیے یہ جملہ بولا ہے یعنی آپ کی طلاق دینے کی نیت نہیں تھی۔ اس لیے آپ کی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

خاوند اور بیوی کا باہمی رشتہ محبت و مودت کی بنا پر قائم ہوتا ہے۔ دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق وفرائض کا لحاظ کرنا چاہیے۔ آپ کو بھی چاہیے کہ باہمی جھگڑوں کو حکمت ودانائی کے ساتھ سلجھائیں، باربار طلاق کی دھمکی دینے سے باہمی محبت اور احترام کم ہوجاتا ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی | فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد | فضیلۃ الشیخ عبدالحلیم بن محمد بلال